# ٹرانسجینڈر (Transgender) کی شرعی حیثیت؟

ریفرنس نمبر: Sar7961 تاریخ: 10-08-2022

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ Transgender قانون کیاہے؟ کیونکہ سننے میں یہ آرہاہے کہ اس قانون کے ذریعے کوئی بھی شخص اپنی جنس یااپنی جنسی شناخت تبدیل کرسکتاہے، یعنی کوئی بھی مرد اگر یہ کہے کہ میری جنسی شناخت مرد سے عورت لکھ دی جائے، توبغیر کسی میڈیکل ثبوت کے صرف اس کے کہنے پرادارہ جنس تبدیل کرنے کاپابند ہوگا، جس کے بعدوہ شخص عورت تصور کیاجائے گااوراس پرتمام قوانین عورتوں کے لاگو ہوں گے، حتی کہ وہ خواتین کے تعلیمی اداروں میں داخلہ لے سکے گا، وہ کسی مرد سے نکاح کرسکے گا، اس کاوراثت میں وہی حق تسلیم کیاجائے گاجو قانونی طورپر کسی عورت کاہوتاہے۔تواس طرح قانون کی وجہ سے ہم جنس پرستی کوجواز مل جائے گا، توکیاکسی بھی اسلامی حکومت کے لئے یہ جائزہے کہ وہ اس قسم کی قانون سازی کرے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس سوال کے جواب میں ہم تین اعتبار سے گفتگو کریں گے۔

(1) ٹرانسجینڈر (Transgender) کسے کہتے ہیں؟

(2) اس قانون کے نِفاذ پر شرعی طور پر لازم آنے والی چند خرابیاں؟

(3) کیاکسی بھی اسلامی حکومت کے لئے اپنے ملک میں ایساکوئی قانون نافذ کرنا، جائزہے؟

## (1) ٹرانسجینڈر (Transgender) کسے کہتے ہیں؟

ٹرانسجینڈر ایک جدید مغربی اِصطلاح ہے۔

لفظ "Transgender" دو الفاظ سے مُرکّب ہے۔

Trans کے معنی "**منتقل**" یا "**تبدیل**" کرنا، جبکہ gender کے معنی "**جنس**" کے ہیں۔

مندرجہ ذیل تعریف اقوامِ متحدہ کی دستاویز سے لی گئی ہے۔

مَرد یا عورت جو اپنی پیدائشی جنسی شناخت سے اِنحراف کر کے اپنی جنسی شناخت (Gender Identity) بدل لیتے ہیں۔ مثلاً مرد سے عورت یا خنثیٰ، یا عورت سے مرد یا خنثیٰ یا بے جنس ہونا چاہتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی دوسری جدید شناخت اختیار کرتے ہیں۔

ان میں سے بعض طِبّی طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے ہارمون تھیراپی یا سرجری وغیرہ بھی کروالیتے ہیں۔ انہیں ٹرانس سیکشوئل (Transsexual) بھی کہا جاتا ہے۔

اور بعض صرف پیدائشی جنس سے مختلف Gender Expression یعنی جنسی اِظہار کرتے ہیں یعنی وَضع قطع، حُلیہ، لباس اور اَطوار بدل لیتے ہیں۔ انہیں کراس ڈریسر (Cross Dresser) بھی کہا جاتا ہے۔

## (2) اس قانون کے نِفاذ پر شرعی طور پر لازم آنے والی چند خرابیاں

لفظ ٹرانسجینڈر کے کثیر المعانی ہونے اور سوال میں کی گئی وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے **ایسے کسی بھی قانون میں ضروری، شرعی قُیُودات کو شامل کیے بغیر مطلَق رکھ کر بنانے اور نافذ کرنے میں جو بہت سی شرعی خرابیاں لازم آئیں گی، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:**

1. جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ کھل جائے گا۔
2. اَحکامِ شَرع کے نِفاذ میں مشکل ہو گی۔
3. اَعضاء کو کاٹتے ہوئے تَغْيِيرِ لِخَلْقِ الله اور مُثلہ (یعنی خلقت تبدیل کرنے) کا راستہ کھل جائے گا۔
4. ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا۔
5. مَرد و عورت کا ایک دوسرے سے مُشابہت اختیار کرنا قانونی طور پر جائز ہو جائے گا۔
6. بے پردگی و بے حیائی کو فروغ ملے گا۔

### (1) جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ کھل جائے گا:

اس قانون کے نتیجے میں کوئی بھی شخص اپنے لیے مُخنّث ہونے کا دَعویٰ کر سکتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہ مَرد و عورت

میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے اس دعوے کو محض اس کے گمان پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی ثبوت اور شرعی طریقہ کار کو اختیار کیے بغیر مان لیا جائے گا، تو اس میں صریح جھوٹ اور دھوکے کا راستہ کھل جائے گا، جبکہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا دونوں ہی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿لَعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ﴾ یعنی: جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

**(سورہ آل عمران، آیت 61)**

رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹ کے متعلق فرمایا: "ایاکم والکذب، فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا" ترجمہ: جھوٹ سے بچو، کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جانے کا سبب ہیں۔ کوئی شخص جھوٹ بولتا اور سوچتا رہتا ہے حتّٰی کہ اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

**(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، جلد2، صفحہ 339، مطبوعہ لاھور)**

اور نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دھوکا دینے والوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "من غشنا فلیس منا" ترجمہ: جو ہمیں دھوکا دے، وہ ہم میں سے نہیں۔"

**(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد1، صفحہ 70، مطبوعہ کراچی)**

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "غَدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" **(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

**اور مزید یہ کہ حقیقی خُنثیٰ میں سے بھی کون مرد اور کون عورت کے حکم میں ہو گا؟** اس کا فیصلہ تو شریعتِ مُطَہَّرہ نے کرنا ہے اور شریعتِ مطہرہ میں اس کا ایک مکمل طریقہ کار موجود ہے، لہٰذا اسی طریقے کو سامنے رکھ کر ہی طے کیا جا سکے گا کہ کون کس قسم سے تعلق رکھتا ہے، تو جب حقیقی مُخَنَّث میں بھی یہ لازم ہے کہ شریعت کے وَضع کردہ طریقے کو اپنایا جائے، تو جس کے اَوَّلاً مُخَنَّث ہونے میں ہی شک ہو، تو اس میں اس طریقے کو چھوڑ کر محض گمان کرنے یا کسی کے کہہ دینے پر ہی فیصلہ کرنا، بالکل بھی درست نہیں، بلکہ ایسا کرنے میں شریعتِ مطہرہ کے اَحکام کی خلاف ورزی لازم آئے گی، جبکہ ہر شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

## (2) اَحکامِ شَرْع کے نِفاذ میں مشکل ہوگی:

خُنْثیٰ ہونے کا غلط دعویٰ مان لینے سے یہ ہوگا کہ ظاہری اعتبار سے اس پر خُنْثیٰ کے اَحکام لاگو ہو جائیں گے، حالانکہ حقیقتِ حال اس سے مختلف ہوگی یعنی وہ شریعت کے ان اَحکامات کا مخاطب نہ ہوگا اور پھر خنثیٰ ہونے کا دعویٰ کر لینے کے بعد اس قانون کے تحت چونکہ کوئی بھی مَرد خود کو عورت اور کوئی بھی عورت خود کو مَرد قرار دے سکتی ہے، تو اس کے بعد اَحکام شرعیہ کے نفاذ میں مُشکلات پیدا ہوں گی۔ جیسا کہ وراثت کہ اس میں خنثیٰ کے اَحکام جُدا ہیں کہ ان کے جسم میں پائی جانے والی علامتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ انہیں مرد کے اعتبار سے وراثت دینی ہے یا عورت کے اعتبار سے اور یونہی جو حقیقت میں عورت ہے، لیکن مرد ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر اسے مرد قرار دیا گیا ہوگا اور جو حقیقت میں مرد ہوگا، اسے اس کے عورت ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر عورت قرار دیا گیا ہوگا، تو ان کی وراثت میں جو حصہ شریعت کے مقرر کردہ اصول وضوابط کے مطابق بنتا ہوگا، اس کا خلاف کرنا لازم آئے گا، جبکہ میراث اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق ہے، جو جس کے لیے جتنا مقرر کیا گیا ہے اسے اتنا ہی ملے گا، جبکہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مرد یا عورت لکھوانا، بعض صورتوں میں دیگر ورثاء کا مال ناحق کھانے کو لازم کرے گا، جبکہ قرآن وحدیث میں اس کی شدید ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔“ **(سورۃ بقرہ، آیت 188)**

وراثت میں مَردوں اور عورتوں کے حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہونے کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴾ ترجمہ کنز العرفان: مَردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مالِ وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے)۔ **(سورہ نساء، پارہ 4، آیت 7)**

## (3) اعضا کو کاٹتے ہوئے تَغْیِیرِ لِخَلْقِ اللہ اور مُثلہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلی کرنا)

اس قانون سے جنسی اَعضاء کو تبدیل کروانے کی راہ ملے گی، اس کو سہارا بنا کر اعضاء میں قطع وبرید کرنے کا قانونی جواز مِل جائے گا اور لوگ اپنے اعضاء کو کاٹتے ہوئے تَغْیِیرِ لِخَلْقِ اللہ اور مُثلہ کرنے کے جُرم کے مرتکب ہوں گے اور

اپنے آپ کو خصی کرنا یا مرد و عورت کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ایسی تبدیلی کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ شیطان نے مَردُود ہونے کے بعد خدا کی بارگاہ میں ایک بات یہ کہی تھی کہ وہ لوگوں سے کہے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو ضرور بدل دیں گے اور آج اگر آپریشن کے ذریعے جنس تبدیل کروائی جاتی ہے، تو یہ وہی شیطان کے دعوے کی تصدیق اور اس کے حکم پر عمل ہے۔

چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ-وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دِلاؤں گا، تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔

(پارہ4، سورہ نساء، آیت119)

مُفَسِّرِ قرآن شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری عطاری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "شیطان نے ایک بات یہ کہی کہ وہ لوگوں کو حکم دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ضرور بدلیں گے۔

یاد رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔ احادیث میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ312، 313، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے بارے میں صحیح مسلم شریف میں ہے: "لعن اللہ الواشمات والمستوشمات و النامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالیٰ" ترجمہ: گودنے والیوں، گُدوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، نُچوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

(الصحیح لمسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلۃ، جلد2، صفحہ205، مطبوعہ کراچی)

**اور مُثلہ کرنے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے:** "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن النھبۃ والمثلۃ" ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی کا مال لُوٹنے اور مُثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الذبائح، باب ما یکرہ من المُثلۃ، جلد2، صفحہ829، مطبوعہ کراچی)

## (4)ہم جنس پرستی کا فروغ:

اس قانون کی وجہ سے ایک مرد اپنے آپ کو کاغذات میں عورت لکھوا کر دوسرے مرد سے جنسی تعلق قائم کر سکتا ہے، یونہی ایک عورت اپنے آپ کر مرد لکھوا کر دوسری عورت سے جنسی تعلق قائم کر سکتی ہے جو کہ ایک شنیع و قبیح فعل ہے، قرآن کریم، اَحادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے فَرامین میں مرد کا مرد اور عورت کا عورت سے ایسا قبیح تعلق قائم کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لُوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کیے ہوئے احسانات کو بیان کرتے ہوئے تیسرا احسان یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بستی سے نجات بخشی جہاں کے رہنے والے لواطت وغیرہ گندے کام کیا کرتے تھے، کیونکہ وہ بُرے لوگ اور نافرمان تھے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىٕثَؕ-اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ بُرے لوگ نافرمان تھے۔ (پارہ17، سورہ الانبیاء، آیت74)

## (5)مَرد و عورت کا ایک دوسرے سے مُشابہت اختیار کرنا:

اس قانون کے نتیجے میں مَرد و عورت کا ایک دوسرے سے مُشابہت اِختیار کرنا پایا جائے گا، جبکہ شریعتِ مطہرہ نے مَرد و عورت کو ایک دوسرے سے مُشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور ایسے مَردوں پر لعنت کی گئی کہ جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی جو مَردوں کی مشابہت اختیار کریں، بلکہ مرد و عورت کو ایسے لباس تک پہننے سے منع کر دیا گیا کہ جس میں دوسری جنس سے مشابہت ہوتی ہو، تو جب فقط مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا، تو اپنی جنس تبدیل کروا کر عورت کا مرد اور مرد کا عورت بن جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ تو مُشابہت سے ہزاروں گنا زیادہ سخت، قبیح اور خبیث عمل ہے۔

**مردانہ وضع اختیار کرنے والی عورتوں اور زنانہ وضع اختیار کرنے والے مَردوں کے متعلق** صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، ابن ماجہ اور دیگر کُتُبِ اَحادیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال“ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لعنت فرمائی ان مَردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں

اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب: المتشبھون بالنساء۔۔۔، جلد 2، صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

## (6) بے پردگی و بے حیائی کو فروغ ملے گا:

اس قانون کے نتیجے میں بے پردگی اور بے حیائی کو فروغ ملے گا کہ ایک شخص مرد ہونے کے باوجود صرف کاغذات میں اپنے آپ کو عورت لکھوا کر لڑکیوں کے درمیان جا سکتا ہے اور سرِ عام بے حیائی و بے پردگی کر سکتا ہے جو کہ سخت ناجائز و گناہ ہے اور اگر مَعَاذَ الله! حقیقۃً جنس کی تبدیلی کے ذریعے مرد عورت بنے یا عورت مرد بنے، تو اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ ایسے آپریشن میں بلا وجہ شرعی مرد و عورت کو اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولنا پڑتا ہے اور دوسرا شخص یعنی ڈاکٹر بلا وجہ شرعی ان اَعضاء کو دیکھتا اور چُھوتا ہے اور یہ عمل حرام ہے، کیونکہ یہ عمل اِسلام جیسے خوبصورت دین کی اعلیٰ انسانی فطرت و جِبِلّت یعنی حیا کے صریحاً خلاف ہے اور پوشیدہ اَعضاء کو بلا عذر شرعی دیکھنا، چھونا، دونوں کام ہی ناجائز و حرام ہیں کہ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت اپنا ستر چھپانا لازم ہے اور بلا ضرورتِ شرعیہ اس کا ترک حرام ہے۔

عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں، مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

دوسرے کے ستر کی طرف نظر کرنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ینظر الرجل إلی عورۃ الرجل، ولا المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد، مرد کے ستر کی طرف نظر نہ کرے اور عورت، عورت کے ستر کی طرف نظر نہ کرے۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر إلی العورات، جلد 1، صفحہ 266، مطبوعہ بیروت)

بد نگاہی کرنے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، چنانچہ شعب الایمان اور السنن الکبری للبیہقی میں ہے: ”عن الحسن قال: بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن اللہُ الناظرَ والمنظورَ إلیہ“ ترجمہ: حضرت حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بد نگاہی کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے۔

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب النکاح، جلد 7، صفحہ 159، مطبوعہ بیروت)

## (3) کیا کسی بھی اسلامی حکومت کے لئے اپنے ملک میں ایسا کوئی قانون نافذ کرنا، جائز ہے؟

اوپر بیان کی گئی گفتگو سے معلوم ہوا کہ ٹرانسجینڈر قانون اگر ضروری و شرعی قُیُود ات کو شامل کیے بغیر مُطْلَق رکھ کر بنایا جائے، تو کثیر حرام کاموں کا مجموعہ ہے اور **اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی اسلامی حکومت اپنے ملک میں ایسا کوئی بھی قانون نافذ کرے**، بلکہ ایسے کسی بھی قانون کو نافذ کرنا اور اس کی تائید کرنا سخت ناجائز و حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

**اور یاد رکھیے!** اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو سب سے افضل و اشرف پیدا کیا ہے اور جس طرح اس کائنات میں اپنی تمام مخلوقات کے جوڑے بنائے ہیں، اسی طرح انسانوں کے اندر بھی مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے تاکہ انسان نسل دَر نسل اس دنیا پر اپنی خلافت قائم رکھ سکیں۔ یوں یہ پورا نظامِ کائنات چل رہا، جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق جس انسان کو جیسا ہونا چاہیے تھا، ویسا بنایا، مرد و عورت دونوں کو الگ الگ اَعضائے مخصوصہ عطا فرمائے، جن کے ذریعے توَالُد کا نظام آگے بڑھتا ہے۔ اب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس نظامِ عالَم میں فقط اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے تبدیلی لائے، تو بلاشبہ وہ شخص حرام و ناجائز فعل کا مُرتکب کہلائے گا اور سخت گنہگار اور جہنم کا حقدار ٹھہرے گا، اور خُنثیٰ (Intersex) کے کئی احکام جُدا ہیں اور اس کے لیے ایسے اَفْراد کو شرعی رہنمائی لینی چاہیے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے دیئے گئے اَحکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں، کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے کسی بھی قانون بنانے، اس کی تائید کرنے اور عمل کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**ابو الفیضان عرفان احمد مدنی**

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

11 محرم الحرام 1444ھ/10 اگست 2022ء